Qaafqalam.com

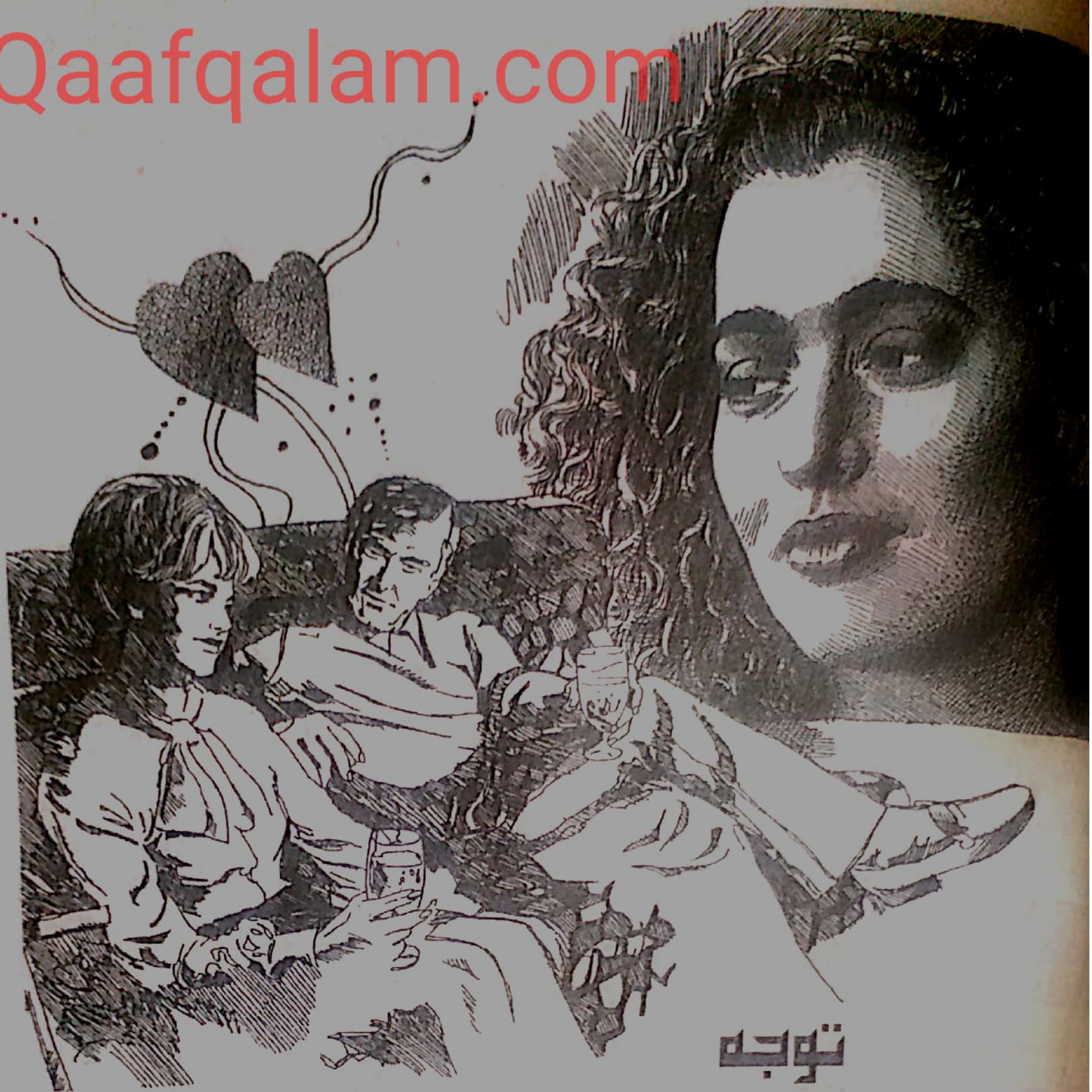

توجہ

مریم کے خان

بعض اوقات بہت معمولی سی بات بھی زندگی کے توازن میں بگاڑ کا سبب بن جاتی ہے۔ زیرِ نظر تحریر میں شوہروں کا خیال رکھنے کا نہایت دلچسپ اور مؤثر طریقہ بیان کیا گیا ہے ...... اگر اسے بھی بروقت احساس نہ ہو جاتا تو تباہی یقینی تھی۔ جس کی وجہ بظاہر عام سی ...... مگر نتائج بہت خاص نکلتے۔

بیویوں کے لیے شوہروں کو مٹھی میں رکھنے کا کارآمد نسخہ

رینا خوب صورت لڑکی تھی۔ بلکہ وہ اچھی خاصی حسین تھی۔ سنہری رنگت اور اس پر سیاہ بال، پھر مناسب نقوش اور مناسب ترین بدن جو موزوں مقامات سے بھرا ابھرا تھا۔ مگر اس پر ایک انچ بھی فالتو چربی نہیں تھی۔ وہ ہفتے میں تین دن دو دو گھنٹے کے لیے سوئمنگ کرتی تھی اور اس کے پاس اپنے لیے اس سے زیادہ وقت نہیں ہوتا تھا کیونکہ وہ ایک فیکٹری میں ملازمت کرنے کے ساتھ سیکریٹری کا کورس بھی کر رہی تھی۔ وہ شام چھ بجے فیکٹری سے نکلتی تھی تو سات سے نو بجے تک انسٹی ٹیوٹ میں کورس کرتی تھی۔ یہ کورس ہفتے میں چار دن ہوتا تھا اور اس کے پاس تین دن فارغ ہوتے تھے۔ ان دنوں میں وہ اپنے اپارٹمنٹ کے سوئمنگ پول میں تیراکی کرتی تھی۔ اس کے دو فوائد تھے ایک تو اسے کسی سوئمنگ کلب کی فیس نہیں دینا

Scanned by CamScanner

پڑتی تھی اور دوسرے شام کے بعد سوئمنگ پول تقریباً خالی ہوتا تھا' اس لیے وہ مزے اور پوری آزادی سے سوئمنگ کرتی تھی۔ پورے ہفتے میں یہی اس کی تفریح اور ورزش ہوتی تھی ورنہ اس کی مصروفیت کا یہ عالم تھا کہ وہ صبح چھ بجے اٹھ کر کھانا بناتی' ناشتا کرتی تھی، اپنے کپڑے استری کرکے تیار ہوکر ساڑھے سات بجے فلیٹ سے نکلتی تھی اور ٹھیک آٹھ بجے فیکٹری میں ہوتی تھی۔ وہاں سے وہ چھ بجے نکلتی اور انسٹی ٹیوٹ چلی جاتی جہاں سے وہ رات دس بجے تک گھر پہنچتی تھی اور اس کے بعد اس میں اتنی ہمت نہیں ہوتی تھی کہ کھانے کے علاوہ اور کچھ کرسکے۔ وہ کھانا بنا کر جاتی تھی اس لیے بس اسے گرم کرنے کی زحمت کرنا پڑتی تھی۔ کھانا کھاتے ہی وہ بستر پر گرکر بے ہوشی کی نیند سو جاتی تھی پھر اگلی صبح الارم سے اس کی آنکھ کھلتی تھی۔

رینا بالٹی مور سے نیویارک آئی تھی۔ اس کا ارادہ سیکریٹری کا کورس کرکے کسی بڑے ادارے میں جاب کرنے کا تھا جہاں تین چار سال میں اسے کوئی مناسب قسم کا شوہر مل جاتا اور وہ شادی کرکے نوکری کو خیرباد کہہ دیتی۔ جی ہاں، اس کی ساری جدوجہد کا مقصد ایک اچھا شوہر تلاش کرنا تھا۔ اس کی ماں نے اسے نیویارک آنے سے پہلے جو آخری نصیحت کی تھی وہ شوہر سے متعلق تھی۔

"رینا......! عورت کی کامیابی یہ نہیں ہے کہ وہ مالی لحاظ سے اونچے مقام پر پہنچ جائے یا کسی بڑے ادارے میں کوئی بڑا عہدہ حاصل کرلے بلکہ ایک عورت کی اصل کامیابی یہ ہے کہ وہ ایک اچھا شوہر تلاش کرلے جو اسے زندگی کی آسائشیں اور محبت دے سکے۔"

"مام! آپ تو الٹا کہہ رہی ہیں۔ آج کل تو عورتیں مردوں کی غلامی سے نجات حاصل کررہی ہیں۔"

"ایسا کرنے والی عورتیں احمق ہوتی ہیں، وہ آزادی اور خودمختاری کے نام پر مردوں پر کوئی ذمے داری ڈالے بغیر ان کی ساری خواہشات پوری کرتی ہیں۔"

رینا نے سوچا تو اسے اپنی ماں کی بات درست لگی۔ عورت کماتی بھی ہے اور اس کے لیے صبح سے شام تک مردوں سے بھی زیادہ دھکے کھاتی ہے، پھر اسے کسی نہ کسی مرد کی ضرورت بھی ہوتی ہے جو اس پر ایک بھی ڈالر خرچ کیے بغیر اس کی قربت سے پوری طرح لطف اندوز ہوتا ہے، اس کی نسوانیت کا فائدہ اٹھاتا ہے اور اگر عورت حمل سے ہوجائے تو مرد کی کوئی ذمے داری نہیں ہوتی۔ جب اس کا دل عورت سے بھر جاتا ہے تو وہ ہاتھ جھاڑ کر مزے سے ایک طرف ہو جاتا ہے۔

رینا نے خاصے غور کے بعد فیصلہ کیا کہ وہ اپنا مستقبل بنانے کے بجائے ایک شوہر تلاش کرے گی اور اگر اس کا فیصلہ درست ثابت ہوا تو باقی زندگی مزے سے شوہر اور بچوں کے ساتھ گزارے گی اور اگر یہ فیصلہ درست ثابت نہ ہوا تو وہ پھر کوشش کرے گی۔ اس کے پاس سیکریٹری شپ کا تجربہ اور قابلیت تو ہوگی۔ یہ فیصلہ کرنے کے بعد وہ اندر سے مطمئن ہوگئی تھی۔ نیویارک آکر پہلے ملازمت تلاش کی۔ اس نے صرف ہائی اسکول پاس کیا ہوا تھا اس لیے اسے ایک چپس بنانے والی فیکٹری میں ملازمت ملی۔ کام سخت تھا وہ پیکنگ ڈیپارٹمنٹ میں تھی اور وہاں اسے چار چار گھنٹے کی دو شفٹوں میں کام کرنا پڑتا تھا۔ اس میں آمدنی اچھی تھی اور وہ ایک مناسب فلیٹ کا کرایہ اور بلز ادا کرکے بھی اتنا بچا لیتی تھی کہ سیکریٹری کے کورس کی فیس ادا کرسکے۔ کھانا پینا وہ زیادہ سے زیادہ سادہ رکھتی تھی۔ اسے ملبوسات کا شوق بھی نہیں تھا۔ اس کے پاس تین چار اچھے جوڑے تھے جنہیں وہ ادل بدل کر پہنتی تھی۔ اس نے کار یا کوئی اسکوٹر بھی نہیں رکھی تھی۔ اتفاق سے اسے جہاں جہاں بھی جانا ہوتا تھا وہاں کے لیے اسے بس یا ٹرین مل جاتی تھی۔ اس لیے اس نے کار یا اسکوٹر کے بارے میں سوچا نہیں تھا، ویسے بھی وہ جو کورس کررہی تھی وہ خاصا مہنگا تھا اور اس کی فیس ادا کرنے کے بعد اس کے پاس زیادہ رقم نہیں بچتی تھی۔ پورے ہفتے میں اتوار والے دن وہ شام کے وقت کوئی مووی دیکھنے چلی جاتی تھی اور یہی اس کی واحد تفریح تھی۔

اسے میک اپ کا شوق نہیں تھا، بہت ہوا تو لپ اسٹک لگالیتی تھی۔ اس کے بال ہمیشہ ایک رنگ میں رہتے تھے جبکہ اس کے ساتھ کی لڑکیاں آئے دن نت نئے رنگوں سے بال رنگواتی رہتی تھیں۔ اسے نائٹ کلبس اور تفریح گاہوں میں جانے کا شوق بھی نہیں تھا۔ وہ گھر سے فیکٹری اور فیکٹری سے انسٹیٹیوٹ کے علاوہ کہیں نہیں جاتی تھی۔ اس کا کوئی بوائے فرینڈ نہیں تھا اور نہ ہی وہ کسی کو ایک حد سے زیادہ قریب آنے دیتی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ فیکٹری کے لڑکوں میں وہ نک چڑھی مشہور تھی۔

رینا کا کورس ایک سال کا تھا اور اس کے مکمل ہونے میں ابھی دو مہینے باقی تھے۔ جیسے ہی اس کا کورس مکمل ہوتا وہ کسی ادارے میں ملازمت کی تلاش شروع کردیتی۔ اس کے بعد کا مرحلہ کسی اچھے ادارے تک رسائی کا تھا جہاں اسے کوئی اچھا شخص مل جاتا جس سے شادی کرکے وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوجاتی۔ لیکن کبھی کبھی اسے خیال آتا تھا کہ ایک

Scanned by CamScanner

عورت کا مقصد بس اتنا ہی ہوتا ہے کہ کسی مرد سے شادی کر کے گھر بسا لے اور اپنی شخصیت اس مرد اور اس کے بچوں میں تقسیم کر دے۔ اس کے پاس اس کا اپنا کچھ نہیں ہوتا تھا۔ وہ دیکھتی تھی کہ اس کے ساتھ کام کرنے والی کتنی ہی عورتیں اور لڑکیاں آزادانہ زندگی گزار رہی تھیں اور وہ اس طرزِ زندگی سے خوش تھیں۔ ان کا کہنا تھا کہ وہ مرد کی غلامی سے بچی ہوئی ہیں۔

یہ خیالات رینا کو وقتی طور پر تنگ کرتے تھے مگر جب اسے اپنی ماں کی بات یاد آتی تھی تو وہ ان خیالات کو ذہن سے جھٹک دیتی تھی۔ اسے یقین تھا کہ اس کی ماں کا بتایا ہوا راستہ ہی درست تھا۔ ایک عورت کی اصل منزل ایک گھر ہوتا ہے۔ نہ کہ ایک خالی گھر جس میں وہ اپنی تنہائی کے ساتھ رہتی ہے۔ وہ ثابت قدمی سے اپنے خیالات پر قائم تھی۔

دو مہینے بعد اس کا کورس مکمل ہو گیا اور اس نے ...

سرٹیفکیٹ امتیاز کے ساتھ حاصل کیا تھا۔ اس نے تمام شعبوں میں بہت محنت کی تھی اور تمام ہی شعبوں میں اس کے بہت اچھے نمبر آئے تھے اس لیے اسے یقین تھا کہ اسے جاب ملنے میں زیادہ دیر نہیں لگے گی اور ایسا ہی ہوا تھا، اِدھر اس نے کورس مکمل کیا اُدھر اسے دو اداروں کی طرف سے انٹرویو کال آ گئی تھی۔ اس نے جہاں درخواست دے رکھی تھی۔ اسے دونوں اداروں کی طرف سے ملازمت کی پیش کش ہو گئی اور اس نے خاصے غور و فکر کے بعد وکلاء کی اس فرم میں ملازمت کر لی جسے ایک مشترکہ سیکریٹری کی ضرورت تھی۔ اس کا خیال تھا کہ اسے یہاں سے بہت کچھ سیکھنے کو ملے گا۔

فرم کو چار وکیل مل کر چلا رہے تھے۔ وہ سب برابر کے حصے دار تھے اور ان کے علاوہ چار ملازمین اور تھے۔ ان میں دو لڑکیاں تھیں ایک جونیئر وکیل تھی اور ایک ڈرافٹ تیار کرتی تھی۔ رینا کے ذمے سب کے کام تھے لیکن اس کو کوئی خاص کام نہیں دیا جاتا تھا اور وہ عام نوعیت کے کام کرتی رہتی تھی۔ اس کا خیال تھا کہ یہ آغاز ہے اس لیے بعد میں اسے اہم کام بھی دیے جائیں گے۔ مگر جلد ڈرافٹ تیار کرنے والی لڑکی ثیرن نے اس کی غلط فہمی دور کر دی۔ ''یہاں پر تمہیں اسی قسم کے کام ملیں گے۔''

''کیا مطلب؟'' اس نے حیرت سے پوچھا، وہ لنچ کے لیے عمارت کے کیفے ٹیریا میں آئے ہوئے تھے۔

''دیکھو، تم ابھی نئی ہو اور یہ اتنی جلدی کسی پر اعتبار نہیں کر سکتے ان کے پاس اپنے کلائنٹس کے راز ہوتے ہیں۔''

''لیکن اب میں فرم کی ملازم ہوں اور میں راز رکھنے کی اہل ہوں۔'' اس نے احتجاج کیا۔

عجیب رات

دنیا میں ایک ایسی بھی رات گزری ہے جس میں ایک خلیفہ کا انتقال ہوا، دوسرا اس کی جگہ تخت نشین ہوا۔ تیسرا پیدا ہوا۔ مرنے والا خلیفہ مہدی کا بیٹا ہادی ہے۔ تخت نشین ہونے والا ہادی کا بھائی ہارون الرشید ہے اور پیدا ہونے والا ہارون الرشید کا بیٹا مامون الرشید ہے۔

مرسلہ: رضوان تنولی کریڑوی، کراچی

''ہاں، مگر مالکان یہ بات نہیں سمجھتے اس لیے تم یہ توقع مت رکھو کہ تمہیں قانونی نوعیت کا کوئی کام یا دستاویز دی جائے گی۔'' ثیرن بے نیازی سے بولی، اس کے انداز سے لگتا تھا کہ وہ اپنے آپ کو کچھ سمجھتی تھی۔ اور جونیئر وکیل سوزن کا انداز تو اور بھی نخوت بھرا تھا وہ ثیرن کو بھی کچھ نہیں سمجھتی تھی۔ یہی وجہ تھی جب وہ کیفے ٹیریا میں لنچ کرنے آتی تھی تو اس کی میز ان دونوں سے ہمیشہ ایک فاصلے پر ہوتی تھی۔ اس کا رویہ ذرا بھی دوستانہ نہیں تھا اور خاص طور سے رینا سے تو وہ اس طرح بات کرتی تھی جیسے فرم کے مالکان میں شامل ہو۔

رینا اس ماحول سے خاصی دل برداشتہ تھی۔ اس کے چاروں باس بھی اپنے کام سے کام رکھنے والے تھے اور اس سے غیر ضروری بات نہیں کرتے تھے۔ دفتر کا ماحول بڑی حد تک روکھا اور سرد تھا۔ سب سر جھکائے اپنی اپنی جگہوں پر کام کرتے رہتے تھے اور کوئی غلطی سے بھی نہیں مسکراتا تھا۔ رینا کے پاس خاص کام نہیں ہوتا تھا اس لیے وہ دن میں بیشتر وقت ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھی رہا کرتی تھی۔ اسے بہت بوریت ہوتی تھی۔ اس سے پہلے وہ جس فیکٹری میں کام کرتی تھی وہاں ماحول بہت اچھا تھا اگرچہ اسے محنت کرنا پڑتی تھی اس کے باوجود ملازمین آپس میں ہنسی مذاق کر لیا کرتے تھے اور ان کے باس بھی اس کا برا نہیں مناتے تھے۔ وہاں راز داری کے لیے کچھ نہیں تھا اور یہاں سب کچھ راز تھا۔ ایک مہینے بعد دفتر میں اس کا دم گھٹنے لگا تھا مگر وہ دو وجوہات کی بنا پر یہ ملازمت نہیں چھوڑ سکتی تھی، اول اسے یہاں تنخواہ بہت اچھی ملتی تھی جو فیکٹری والی تنخواہ سے ڈھائی گنا زیادہ تھی دوسرے وہ بلاوجہ اتنی اچھی ملازمت چھوڑ کر اپنے کیریئر پر دھبا لگانا نہیں چاہتی تھی۔

وقت گزاری کے لیے اس نے اپنے کمپیوٹر میں موجود بعض سافٹ ویئرز کا استعمال سیکھنا شروع کر دیا۔ یہ سافٹ ویئرز وکلاء کے کام آتے تھے اور وہ ان کو سیکھ کر اپنی قابلیت

میں اضافہ کر سکتی تھی۔ اس نے اپنی محنت اور لگن سے ان سافٹ ویئرز کا استعمال سیکھ لیا۔ عام طور سے ان کو شیرن استعمال کرتی تھی مگر کسی وجہ سے یہ اس کے کمپیوٹر میں بھی انسٹال تھے۔ ایک روز اسے ایک سادہ خط ڈرافٹ کرنے کے لیے دیا گیا تو اس نے اس کی تیاری میں ان سافٹ ویئرز سے کام لیا جب یہ خط اس کے ایک باس ایڈورڈ کی میز تک پہنچا تو اس نے فوری طور پر اسے طلب کرلیا۔

''مس رینا تم نے یہ سافٹ ویئر کیوں استعمال کیا؟'' اس نے کڑے لہجے میں پوچھا۔

''کیونکہ یہ میرے کمپیوٹر میں انسٹال ہے سر۔''

''لیکن یہ کام مس شیرن کا ہے۔''

''جی سر! لیکن میں نے اپنی محنت سے ان سافٹ ویئرز کا استعمال سیکھ لیا ہے۔'' اس نے وضاحت کی۔

''مس رینا۔'' ایڈورڈ نے نہایت سرد لہجے میں کہا۔ ''تمہیں اس فرم میں جس کام کے لیے رکھا گیا ہے صرف وہی کرو۔ وہ کام مت کرو جو تم سے نہیں کہا گیا ہے، سمجھ گئیں؟''

''جی سر۔'' اس نے بہ مشکل کہا۔ اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ ستائش کے بجائے اسے سرزنش کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اسے صرف سرزنش کا سامنا ہی نہیں کرنا پڑا تھا بلکہ اس کے کمپیوٹر سے وہ تمام سافٹ ویئرز بھی ختم .... کر دیے گئے تھے۔ اس نے اپنی بہت زیادہ توہین محسوس کی تھی۔ اس کے ایک مہینے بعد اس نے استعفیٰ دے دیا تھا۔ اس کے باس نے بہت حیرت سے پوچھا تھا۔

''مس رینا...... استعفے کی وجہ؟''

''وہ بھی میں نے استعفے میں لکھ دی ہے۔'' اس نے رکھائی سے کہا۔

''تم نے لکھا ہے کہ یہاں تم پر اعتماد نہیں کیا جاتا۔''

''جی سر اور یہی سچائی ہے۔''

''تم معاہدے کی رو سے استعفے سے دو مہینے پہلے اطلاع کرنے کی پابند ہو۔''

''اس میں دو مہینے کا نوٹس ہے۔'' رینا نے توجہ دلائی تھی۔ ''میں آج سے ٹھیک دو مہینے بعد ملازمت چھوڑ دوں گی۔''

''سنو، زیادہ جلد بازی کی ضرورت نہیں ہے۔'' اس بار ایڈورڈ کا لہجہ نرم تھا۔ ''ممکن ہے کچھ عرصے بعد تمہیں یہ شکایت نہ رہے۔''

''سوری سر! میں اس سلسلے میں اپنا ذہن بنا چکی ہوں، اسے میرا حتمی فیصلہ سمجھا جائے۔'' اس نے دوٹوک لہجے میں جواب دیا۔

اس کے بعد اس نے کسی نہ کسی طرح دو مہینے گزار لیے تھے۔ اس دوران میں ان لوگوں کا رویہ اس سے بہت زیادہ خراب ہو گیا تھا۔ اس نے دوسری جگہوں پر ملازمت کے لیے کوشش شروع کر دی تھی اور مقررہ دو مہینے کی مدت ختم ہونے سے پہلے اسے ایک اور فرم میں ملازمت مل گئی۔ اس میں تنخواہ پہلے کی نسبت کم تھی اور کام بھی سخت تھا کیونکہ وہ کمپنی سیکریٹری تھی مگر یہاں وہ خوش تھی۔ یہاں اس سے کوئی رازداری نہیں برتی جاتی تھی اور نہ ہی اسے دوسرے ملازمین کے مقابلے میں کم تر سمجھا جاتا تھا۔ یہ ایک ڈسٹری بیوشن کمپنی تھی اور اسے اپنے کام کے دوران سر کھجانے کی فرصت بھی کم ہی ملتی تھی۔ مگر یہاں سیکھنے کے مواقع زیادہ تھے اس لیے بھی وہ خوش تھی۔

اپنے شعبے میں وہ واحد لڑکی تھی جبکہ کمپنی میں اس کے ساتھ کل چھ لڑکیاں یا عورتیں تھیں جن سے لنچ میں ملاقات ہوتی تھی۔ بہ لحاظ عہدہ وہ ان سب سے بہتر تھی، اس کے باوجود وہ ان سے جلد بے تکلف ہو گئی تھی۔ مردوں میں اسے کوئی ایسا نظر نہیں آیا تھا جس کی طرف وہ توجہ دے سکتی۔ کسی مرد سے اس کی بے تکلفی نہیں تھی بس ان سے ہیلو ہائے تھی۔ یہاں اسے واحد مشکل دفتر کی دوری تھی۔ دفتر مین ہٹن کے علاقے میں تھا اور وہ پورے ایک گھنٹے کا سفر کر کے یہاں تک آتی تھی۔ اس نے آس پاس کسی فلیٹ کی تلاش شروع کی تھی مگر یہاں کرائے بہت زیادہ تھے۔ چھوٹے سے چھوٹے فلیٹ کا کرایہ اتنا تھا کہ وہ اسے برداشت نہیں کر سکتی تھی۔

ایک روز لنچ کے دوران اس نے ایسے ہی اس بات کا تذکرہ ساتھی لڑکیوں سے کر دیا تھا۔ ان میں سے ایک کیرن کی رہائش مین ہٹن کے پاس ہی تھی اور اتفاق سے وہ ایک ریل اسٹیشن کے پاس ہی رہتی تھی اس لیے صبح مزے سے صرف دس منٹ میں دفتر پہنچ جاتی تھی۔ اس نے رینا سے کہا۔

''اگر تم چاہو تو میرے ساتھ شیئر کر سکتی ہو۔ میرے پاس دو کمرے ہیں اور دونوں کے ساتھ اٹیچ باتھ ہے البتہ کچن ایک ہی ہے۔''

''تم نے تو میرا مسئلہ حل کر دیا۔'' اس نے بے ساختہ کہا۔

ڈیوٹی کے بعد وہ کیرن کے ساتھ اس کے فلیٹ تک گئی۔ اگرچہ یہ زیادہ بڑا نہیں تھا مگر صاف ستھرا تھا اور ایک اچھی عمارت میں تھا۔ کرایہ زیادہ ہی تھا مگر دونوں مل کر دیتیں تو بہت مناسب ہو جاتا۔ یہی صورتِ حال بلز کے ساتھ تھی۔ رینا بہت خوش تھی کہ اسے بیٹھے بٹھائے اتنی اچھی رہائش مل گئی۔ کیرن سے اس کی اتنی بے تکلفی نہیں تھی مگر جب دونوں ایک ہی جگہ رہنے لگیں تو قربت خود بہ خود تیزی سے بڑھی تھی۔

وہ ایک دوسرے سے اپنی باتیں اور خیالات کا تبادلہ کرنے لگی تھیں۔ ایک روز رینا نے اسے شادی کے بارے میں اپنے نظریات سے آگاہ کیا تو کیرن بہت ہنسی تھی۔

"اس میں اتنا ہنسنے کی کیا بات ہے؟" اس نے خفگی سے کہا۔

"تم نے بات ہی ایسی کی ہے۔ آج کل کون اس طرح شوہر تلاش کرتا ہے۔ لگتا ہے اس کا مشورہ تمہاری ماما نے دیا ہوگا۔"

"تم کو کیسے پتا چلا؟" وہ حیران ہوئی تھی۔

"کیونکہ آج سے تیس سال پہلے عورتیں اسی طرح شوہر تلاش کرتی تھیں۔ اب ایسا کون کرتا ہے؟"

"پھر کیا کرتے ہیں؟" اس نے سادگی سے پوچھا۔

کیرن نے تنقیدی نظروں سے اس کا جائزہ لیا اور بولی۔ "تم اتنی پیاری ہو خود پر توجہ دو، پھر دیکھنا مرد خود تمہاری طرف کھنچے چلے آئیں گے۔"

"مگر ماما کہتی ہیں کہ جو مرد صرف صورت دیکھ کر عورت کی طرف متوجہ ہو وہ قابلِ اعتبار نہیں ہوتا۔"

"ایسا نہیں ہے، آج کل پبلسٹی کا دور ہے۔ آدمی چیزوں کا ظاہر دیکھ کر ان کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ اندر کی خوبیوں کی طرف تو بعد میں توجہ جاتی ہے۔" کیرن نے اسے سمجھایا۔ "تم خود کوئی چیز لیتی ہو تو سب سے پہلے اس کی ظاہری صورت دیکھتی ہو یا نہیں؟"

"ہاں، یہ تو ہے۔" اس نے قائل ہو کر کہا۔

"بالکل اسی طرح مرد بھی عورت کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور جب اس کے پاس آتے ہیں تو اس کی اندرونی خوبیوں سے بھی واقف ہوتے ہیں اس لیے ان کو متوجہ کرنا بہت ضروری ہے۔"

کیرن کی بات نے اسے قائل کر لیا تھا۔ خاصے غور و خوض کے بعد اس نے فیصلہ کیا کہ اپنے اوپر توجہ دے گی اور اپنا انداز تبدیل کرے گی۔ اب تک وہ بہت سادگی سے رہتی

Scanned by CamScanner

تھی اور دفتر بھی ایسے ہی آتی جاتی تھی۔ ایک مہینے بعد اس نے چھٹی لے کر سارا دن ایک اچھے بیوٹی پارلر میں گزارا تھا جہاں اس نے اپنے حلیے میں بعض تبدیلیاں کروائی تھیں۔ اس نے بال چھوٹے کروائے اور ان کو نیا انداز دیا۔ اپنا فیشل کرایا اور بھویں بنوائیں۔ جب اس نے تیار ہو کر خود کو آئینے میں دیکھا تو حیران ہو گئی تھی وہ بہت دل کش لگ رہی تھی۔ اس نے سوچا نہیں تھا کہ معمولی سی محنت سے اس میں اتنی تبدیلی آسکتی ہے۔

اگلے روز جب وہ دفتر گئی تو سب سے زیادہ اثر اسسٹنٹ منیجر پال پر ہوا تھا۔ پال نوجوان مگر قبول صورت قسم کا نوجوان تھا۔ اس کا جسم مضبوط تو تھا مگر ساتھ ہی مستقل بیٹھے رہنے سے اس کی توند نکل آئی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ لڑکیاں اس کی طرف ذرا کم متوجہ ہوتی تھیں۔ اور جو اس کی طرف توجہ دیتی تھیں، ان کی طرف وہ خود توجہ نہیں دیتا تھا۔ پال کی پوسٹ اچھی تھی، اچھی تنخواہ تھی۔ اس کے پاس ایک شاندار کار تھی اور اس کی رہائش بھی اچھے علاقے میں تھی۔ رینا اسے اچھی لگتی تھی مگر اس تبدیلی کے بعد تو اس نے پال کو چونکا دیا تھا۔

جب رینا اپنی چیزیں سمیٹ کر لنچ کے وقفے کے لیے اٹھ رہی تھی تو پال آ گیا۔ اس نے خوش دلی سے کہا۔ ''ہیلو مس رینا!''

''ہیلو۔'' رینا بولی۔

''تم لنچ کرنے جا رہی ہو۔'' پال جلدی جلدی کہہ رہا تھا۔ ''میرے ساتھ لنچ کرنے کے بارے میں کیا خیال ہے؟''

رینا نے سوچا اور سر ہلا دیا۔ ''او کے...... مگر ہم کیفے ٹیریا سے باہر نہیں جائیں گے، ابھی مجھے بہت کام ہے۔''

''جیسی تمہاری مرضی۔'' پال اس کے مان جانے سے کھل اٹھا تھا۔

وہ کیفے ٹیریا میں آئے تھے۔ پال نے ایک دور دراز کی میز منتخب کی تھی اور کھانے میں سب سے اچھی چیزوں کا آرڈر دیا تھا۔ وہ رینا کو متاثر کرنے کی ہر ممکن کوشش کر رہا تھا۔ اس شاندار لنچ کے بعد اس نے شام کو رینا کو گھر تک چھوڑنے کی پیش کش بھی کی تھی مگر اس نے انکار کر دیا۔ کیرن یہ سب دیکھ رہی تھی۔ واپسی میں آتے ہوئے ٹرین میں پال کا مذاق اڑا رہی تھی۔

''اس نے اپنی صورت دیکھی ہے۔''

''ایسا مت کہو، بے چارہ انسان ہی ہے۔''

''اسے ہمت کیسے ہوئی ہماری کمپنی کی سب سے خوبصورت لڑکی کو پھنسانے کی؟''

''اب ایسا بھی نہیں ہے۔'' رینا نے شرما کر کہا۔

''رینا، میں سنجیدگی سے کہہ رہی ہوں اسے روک دو۔'' کیرن بولی۔ ''وہ تمہارے قابل نہیں ہے۔''

رینا نے اسے بے یقینی سے دیکھا۔ ''میں تو ایسا نہیں سمجھتی۔ اچھا خاصا تو ہے۔''

''پاگل، وہ تو ہے...... مگر وہ تمہارے قابل نہیں ہے۔ تم تو کسی ہینڈسم شخص کے لائق ہو جو کم سے کم منیجر کا عہدہ تو رکھتا ہو۔''

مگر رینا خود کو اتنا حسین یا اعلیٰ وارفع نہیں سمجھتی تھی، اس کے خیال میں وہ ایک عام سی لڑکی تھی اور پال اتنا برا نہیں تھا۔ اصل میں اس نے بھی کمپنی کے مردوں کو اس نظر سے دیکھا ہی نہیں تھا جو کوئی اسے اچھا یا برا لگتا اس لیے پال اس کی طرف بڑھا تو وہ اس کے بارے میں فوری طور پر کوئی فیصلہ نہیں کر پائی تھی۔ اس نے کیرن کے اکسانے کے باوجود پال سے میل جول جاری رکھنے کا فیصلہ کیا۔ اس میں برائی ہی کیا تھی۔ وہ اس کے ساتھ زبردستی تو نہیں کر سکتا تھا۔ اگر وہ محسوس کرتی کہ پال اس کے لیے موزوں نہیں ہے تو اس سے پیچھے بھی ہٹ سکتی تھی۔ وہ خود پر اتنا اعتماد کرتی تھی کہ پال یا کوئی اور اسے اپنی مرضی کے خلاف مجبور نہیں کر سکتا تھا۔

اگلی بار پال نے اسے ایک ساحلی ریستوران میں ڈنر کی دعوت دی جو اس نے قبول کر لی مگر ساتھ ہی پال پر واضح کر دیا کہ یہ ملاقات صرف ریستوران تک محدود رہے گی اور وہ اس سے کوئی اور توقع باندھ رہا ہے تو بہتر ہے اپنی دعوت واپس لے لے۔ اس پر پال نے بوکھلا کر کہا۔

''ارے نہیں، میرا مقصد صرف ڈنر اور تھوڑی سی گپ شپ ہے۔''

''تب کوئی حرج نہیں ہے۔'' رینا نے اطمینان سے کہا۔ ''اصل میں ذرا مختلف مزاج کی ہوں میرے نزدیک کسی لڑکے اور لڑکی کے ملنے کا مطلب بیڈ روم کے تعلقات نہیں ہوتا۔''

''میں بھی کچھ ایسی ہی سوچ رکھتا ہوں۔'' اس نے جلدی سے کہا تھا۔

''میں نے سوچا، تم سے صاف بات کر لوں تاکہ تمہارے دل میں کوئی غلط فہمی ہے تو وہ نکل جائے۔ فی الحال ہم صرف دوست ہیں۔''

''سچ۔'' پال خوش ہو گیا تھا۔ لفظ فی الحال نے اس کی امیدوں کا نخل سرسبز رکھا تھا۔ ڈنر بہت اچھا رہا تھا۔ اس سے پہلے انہوں نے کچھ دیر رقص بھی کیا تھا اور پھر بہترین قسم کا ڈنر کر کے الگ الگ روانہ ہو گئے تھے۔ رینا نہیں چاہتی تھی کہ عمارت کے دوسرے مکین اسے کسی اور کے ساتھ آتے دیکھیں۔

Scanned by CamScanner

رینا نے پال سے کئی ملاقاتیں کی تھیں اور اس نے اسے ایک معقول انسان پایا تھا۔ پھر اس نے خود میں بھی بہتری لانے کی کوشش کی۔ ہیئر اسٹائل بدلا۔ اپنی توند کم کرنے کے لیے اس نے جم جانا شروع کیا۔ اس کا حیرت انگیز نتیجہ نکلا اور وہ دو مہینے میں پہلے کی نسبت اسمارٹ اور تروتازہ نظر آنے لگا تھا۔ پھر اپنی کارکردگی کی بنیاد پر وہ ترقی پا کر منیجر کے عہدے پر آ گیا تھا۔ اس کی تنخواہ اور مراعات میں اضافہ ہوگیا تھا۔ اب وہ رینا کو پہلے سے اچھے ریستورانز میں لے جا سکتا تھا۔

وہ ہفتے میں ایک دن کہیں باہر کھانا کھاتے تھے اور یہ ملاقات صرف کھانے تک ہی محدود ہوتی تھی۔ اتنی ساری ملاقاتوں میں اس نے صرف ایک دو مواقع پر رینا سے بے تکلفی دکھائی تھی اور وہ بھی اس کی رضامندی دیکھ کر۔ ایسے موقع پر رینا یوں انجان بن جاتی تھی جیسے پال نے اس کے ساتھ نہیں کسی اور کے ساتھ یہ حرکت کی ہو۔ رینا کو پال اچھا لگنے لگا تھا۔ وہ قبول صورت تھا، ایک اچھے عہدے پر کام کرتا تھا، اس کی تنخواہ اتنی تھی کہ وہ اس کی بہت ساری خواہشات پوری کر سکتا تھا اس سے زیادہ اسے اور کیا چاہیے تھا؟ اس لیے اس نے سوچ لیا کہ اگر پال نے اسے شادی کی پیش کش کی تو وہ کچھ وقت لگا کر اسے قبول کر لے گی۔

اسے زیادہ دیر انتظار نہیں کرنا پڑا تھا۔ اس روز پال نے اسے ایک چائنیز ہوٹل میں ڈنر دیا تھا۔ رینا کو چائنیز کھانے پسند تھے، یہاں خاص طور سے چین سے درآمد کردہ چاول کی شراب پیش کی جاتی تھی۔ کھانے کے بعد پال نے اچانک ایک خوب صورت انگوٹھی نکالی اور اس کے سامنے کردی۔

''رینا، میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں، تمہیں ہمیشہ کے لیے اپنا لینا چاہتا ہوں۔''

رینا اندر سے کھل گئی تھی مگر اس نے ہچکچانے کی اداکاری کی۔ ''پال، تم مجھے پسند ہو اور بہت اچھے آدمی ہو لیکن مجھے کچھ دن سوچنے کے لیے تو دو۔''

''تم کتنے دن چاہتی ہو؟''

''ایک ہفتہ۔'' اس نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے، ہم ایک ہفتے بعد اسی جگہ ملیں گے۔''

وہ طے کر کے اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہو گئے تھے۔ رینا بہت خوش تھی، اس نے گھر پہنچ کر یہ خبر کیرن کو سنائی تو اس نے برا سا منہ بنایا۔ ''احمق لڑکی، تم ایک ایسے شخص سے شادی کروگی جو تمہارے قابل نہیں ہے۔''

''کیرن، تمہیں اس کے بارے میں غلط فہمی ہوئی ہے وہ بہت اچھا آدمی ہے۔''

''اچھا آدمی!'' کیرن نے طنز کیا۔ ''تم اسے اس وقت کیوں نظر نہیں آئی تھیں جب تم عام سے حلیے میں پھرتی تھیں۔''

''تم نے خود ہی تو کہا تھا کہ یہ پبلسٹی کا دور ہے اور اس کے بغیر اب کوئی مرد کسی لڑکی کی طرف متوجہ نہیں ہوتا چاہے وہ کتنی ہی حسین کیوں نہ ہو۔''

''ہاں کہا تو تھا۔'' کیرن کھسیا گئی تھی۔

''تب میں نے درست کیا اور پال نے بھی ٹھیک کیا۔ ہم قریب آئے تو میں نے اندازہ لگایا کہ وہ ایک اچھا انسان ہے۔ آج کل کے مردوں کی طرح اس میں عورت کی پیاس نہیں ہے اور وہ مجھ سے شادی کرنا چاہتا ہے، پھر وہ اب عہدے کے لحاظ سے بھی میرے قابل ہوگیا ہے۔''

کیرن کے پاس اس کے دلائل کا کوئی جواب نہیں تھا اس لیے وہ اس کی مخالفت برائے مخالفت کرتی رہی تھی جسے رینا نے ایک کان سے سنا اور دوسرے سے نکال دیا۔ البتہ آخر میں کیرن نے بہت تلخ لہجے میں ایک بات کی تھی۔ ''ابھی تو وہ تم سے خوشی خوشی شادی کرلے گا مگر جلد وہ تم سے بےزار ہو جائے گا۔''

''وہ کیوں؟''

''جب وہ ایسا کرے گا تو یہ سوال خود سے کرنا۔''

رینا کو اس کی وجہ جاننے کی یوں زیادہ جستجو نہیں تھی کہ اس کے خیال میں پال کبھی اس کے ساتھ ایسا نہیں کرے گا۔ اس نے ایک ہفتے بعد اسی چینی ہوٹل میں پال کی پیش کش قبول کر لی تھی۔ اور پال نے اسے ہیرے کی انگوٹھی پہنا دی۔ انہوں نے طے کیا کہ ابھی وہ کام کریں گے اور چھ مہینے بعد شادی کی جائے گی۔ اس کے بعد وہ ہنی مون منانے کے لیے میامی اور جزائر کریبین جائیں گے۔ رینا کی خواہش تھی کہ وہ ان حسین جگہوں کو دیکھے اور اس کی یہ خواہش اس طرح سے پوری ہو جاتی۔ پال نے مکان کے سلسلے میں کچھ قرض لے رکھا تھا جس کی ادائیگی چار مہینے میں مکمل ہو جاتی اور اس کے بعد وہ ہنی مون کے لیے پس انداز کر سکتا تھا۔ رینا کے پاس بھی تھوڑی رقم تھی اس نے سوچا کہ اگر ان کے ہنی مون میں رقم کم ہوئی تو وہ اپنی رقم پال کو دے دے گی جب وہ ایک ہو جائیں گے تو ان کی ہر چیز بھی ایک ہی ہوگی۔

شادی کا وقت اتنی تیزی سے آیا کہ وہ حیران رہ گئی تھی۔ اس نے ابھی استعفیٰ دینے کا نہیں سوچا تھا اور نہ ہی پال نے اس سے کہا تھا اس لیے اس نے شادی اور ہنی مون کے

Scanned by CamScanner

لیے چھٹیاں لے لی تھیں۔ شادی کے فوراً بعد وہ ہنی مون منانے کے لیے روانہ ہوگئے۔ پہلے میامی اور وہاں سے ایک تفریحی بحری جہاز سے جزائر کریبین کی طرف روانہ ہوئے۔ یہ ایک مہینا جیسے پلک جھپکنے میں گزر گیا اور خوشیوں کے جھولے میں جھولتی رینا کو بہت دن تک ہوش نہیں آیا تھا۔ واپسی کے بعد اسے زیادہ مہلت نہیں ملی تھی۔ چھٹیاں ختم ہوئیں تو وہ کام پر جانے لگی۔ ابھی اس نے نوکری چھوڑنے کا نہیں سوچا تھا اور نہ ہی پال نے کچھ کہا تھا۔ دونوں ایک ساتھ دفتر کے لیے نکلتے اور شام کو ساتھ ہی واپس آتے تھے۔ ناشتا تیار کرنے کا وقت نہیں ہوتا تھا اس لیے ناشتا وہ دفتر کے کیفے ٹیریا میں کرتے تھے۔ دوپہر کا کھانا بھی وہیں ہوتا تھا۔ رینا کو صرف رات کا کھانا بنانا پڑتا تھا اور وہ بھی عام طور سے کوئی ریڈی میڈ چیز بنالیا کرتی تھی۔ صرف اتوار والے دن وہ پورا کھانا گھر پر بناتی تھی یا ہفتے میں ایک بار وہ کہیں کھانا کھانے باہر جاتے تھے۔ اس طرح ایک معمول بنتا گیا تھا۔

کچھ عرصے بعد رینا نے محسوس کیا کہ اب اسے نوکری چھوڑ دینی چاہیے کیونکہ وہ بیک وقت دو جگہ توجہ نہیں دے پا رہی تھی۔ اس نے گھر بنانے کے لیے شادی کی تھی، نوکری کرنے کے لیے نہیں۔ اس نے پال سے کہا۔ ''میں نوکری چھوڑنا چاہتی ہوں۔''

''چھوڑ دو۔'' اس نے کہا۔ ''یہ معاملہ میں نے مکمل طور پر تم پر چھوڑ دیا ہے۔''

پال بہت اچھا شوہر ثابت ہوا تھا۔ وہ نہ صرف اس سے بہت محبت کرتا تھا بلکہ اس کا خیال بھی رکھتا تھا۔ وہ ان لوگوں میں سے نہیں تھا جن کو صرف اپنی ذات کی پروا ہوتی ہے اور جو بیوی کے لیے سوچنے کی زحمت بھی گوارا نہیں کرتے۔ رینا کے نوکری کرنے کی وجہ سے گھر میں بہت ساری مشکلات تھیں۔ انہیں اپنا اپنا کام خود کرنا پڑتا تھا مگر اس نے کبھی رینا سے اس بارے میں ایک لفظ بھی نہیں کہا تھا۔ یہ احساس خود رینا کو ہوا تھا اس لیے جب اس نے پال سے پوچھا تو وہ خوش ہوگیا تھا، پھر بھی اس نے فیصلہ رینا پر چھوڑ دیا بلکہ اس نے مشورہ دیا۔

''تم ایک ہفتے کی چھٹیاں لے کر گھر میں رہو اور دیکھو کہ تم بور تو نہیں ہورہیں۔ اس کے بعد کوئی حتمی فیصلہ کرنا۔''

رینا کو اس کا مشورہ پسند آیا تھا۔ اس نے دفتر سے پندرہ دن کی چھٹیاں لے لیں۔ کیونکہ چھٹیاں اس نے ہنی مون سے واپس آنے کے چھ مہینے بعد لی تھیں اس لیے اسے دشواری نہیں ہوئی اور چھٹیاں آسانی سے مل گئیں۔ جب پہلے دن وہ پال کو دفتر کے لیے رخصت کرنے کے بعد گھر میں اکیلی رہ گئی تو اسے بہت عجیب سا محسوس ہوا تھا۔ اسے ایسا لگا جیسے وہ سب سے کٹ گئی ہے۔ سارا دن وہ کاموں میں خود کو بہلاتی رہی مگر اس کا یہ احساس ختم نہیں ہوا تھا۔ شاید وہ اتنے عرصے سے گھر میں رہنے کی عادی نہیں رہی تھی۔ دفتر کے کاموں اور رونق میں اس کا دل لگا رہتا تھا۔ اس نے دل پر جبر کرکے یہ دن کسی نہ کسی طرح گزار لیا۔ شام کو پال آیا تو وہ اس سے لپٹ گئی تھی۔

''میں گھر میں اکیلی نہیں رہ سکتی۔''

پال مرجھا گیا تھا۔ ''تو تم جاب جاری رکھو گی؟''

''ہاں۔'' اس نے صاف الفاظ میں کہا۔ ''میری سمجھ میں نہیں آرہا ہے کہ میں کیا کروں۔''

''ٹھیک ہے، تم جاب کرو۔ پہلے بھی تو کرتی رہی ہو۔''

''لیکن گھر کا کیا ہوگا؟'' رینا ہچکچا کر بولی، اسے احساس ہوا تھا کہ اس نوکری کی وجہ سے وہ گھر کے کاموں پر پوری طرح توجہ نہیں دے پاتی تھی اور گھر میں بہت سارے کام ایسے ہی پڑے رہ جاتے تھے۔ مگر اسے ایک دن اکیلے رہنے سے جو تجربہ ہوا تھا اب وہ کسی صورت گھر میں رہنا نہیں چاہتی تھی۔ اسے حیرت تھی کہ اس نے تو شادی اسی لیے کی تھی کہ وہ ایک گھر بنانا چاہتی تھی۔ اور اب جب اسے گھر میں رہنے اور گھر بنانے کا موقع مل رہا تھا تو وہ اس سے بھاگ رہی تھی۔

''گھر کا سسٹم پہلے کی طرح چلتا رہے گا۔'' پال نے اسے تسلی دی۔

''مجھے احساس ہے کہ تم کو بہت پریشانی ہوتی ہے، میں کوشش کروں گی کہ تم کو میرے اس فیصلے سے پریشانی نہ ہو۔''

رینا نے دفتر جانا شروع کیا تو اس کی کوشش تھی کہ زیادہ سے زیادہ گھر کی ذمے داریاں بھی نمٹاتی رہے۔ وہ صبح جانے سے پہلے کچھ کام کر جاتی تھی اور باقی آکر کرتی تھی۔ وہ اب کھانا بھی گھر میں بنانے لگی تھی۔ وہ صبح جانے سے پہلے ناشتا گھر پر کرتے تھے۔ اس سے پہلے ان کے کپڑے لانڈری میں دھلتے تھے، اب وہ اتوار کے دن گھر میں دھونے لگی تھی۔ شادی کے بعد اس نے گھر کی تفصیلی صفائی بہت کم کی تھی، اب وہ باقاعدگی سے صفائی کرنے لگی تھی۔ پال بھی اس کا ہاتھ بٹاتا اور اسے زیادہ کام کرنے سے منع کرتا تھا مگر وہ چاہتی تھی کہ اس کے ملازمت کرنے سے گھر پر جو اثر پڑتا ہے وہ کم سے کم ہو اس لیے دفتر سے آکر اضافی محنت بھی کرلیتی تھی۔ اگرچہ اس کا حشر ہوجاتا اور وہ بہت تھک جاتی تھی۔

دو مہینے میں اس کا حال برا ہو گیا تھا۔ دفتر اور گھر کے کاموں میں لگ کر اسے اپنا ہوش نہیں رہتا۔ اب وہ نہ تو ہر روز شیمپو کرتی اور نہ اپنی جلد کا خیال رکھتی تھی۔ سوئمنگ کیے تو اسے مہینے گزر گئے تھے۔ وہ صبح پال سے ایک گھنٹا پہلے اٹھ جاتی۔ اپنے کام نمٹا کر دفتر کی تیاری شروع کرتی تھی۔ جلدی اٹھنے کی وجہ سے وہ دفتر میں بھی تھکی تھکی رہتی تھی اور جب دفتر سے واپس آتی تو کار میں کچھ دیر کے لیے سو جاتی تھی مگر اس سے تھکن کہاں اترتی ہے۔ گھر آ کر بھی وہ دو تین گھنٹے کاموں میں لگی رہتی تب کہیں جا کر اسے آرام کا موقع ملتا تھا۔ اس پر بھی وہ بستر پر لیٹتے ہی سو جاتی تھی۔ اس میں اتنی ہمت بھی نہیں تھی کہ پال سے ایک دو باتیں کر لے۔ صبح تک وہ بے ہوشی کی نیند سوتی رہتی تھی۔

اتوار کے دن بھی اسے خود پر یا پال پر توجہ دینے کا موقع نہیں ملتا اور وہ کاموں میں الجھی رہتی تھی۔ سارے ہفتے رہ جانے والے کام نمٹاتی۔ اس کی حالت دیکھ کر پال اسے سمجھاتا تھا کہ وہ خود پر اتنا بوجھ نہ ڈالے لیکن وہ سنتی ہی نہیں تھی۔ مجبوراً پال نے اسے کہنا چھوڑ دیا بلکہ کچھ عرصے بعد اس نے رینا پر توجہ دینا بھی چھوڑ دی۔ شروع شروع میں تو رینا نے اسے محسوس ہی نہیں کیا مگر پھر ایک روز اسے خیال آیا کہ کتنے دن گزر گئے اور انہوں نے بیٹھ کر آپس میں بات نہیں کی ہے اور نہ ہی پال اس کے قریب آیا تھا۔ پھر اس نے غور کیا تو اسے محسوس ہوا کہ پال اب اس پر توجہ بھی نہیں دیتا اور نہ ہی وہ پہلے کی طرح اس کی تعریف کرتا تھا، نہ اس کے کاموں میں اس کا ہاتھ بٹانے کی کوشش کرتا تھا۔ وہ دفتر سے آنے کے بعد ٹی وی کے سامنے بیٹھ جاتا تھا اور کوئی رگبی یا بیس بال کا میچ دیکھنے لگتا۔ اس کے بعد وہ خاموشی سے بستر پر لیٹ جاتا تھا اور اس کا انتظار کیے بغیر سو جاتا۔

رینا حیران تھی کہ اسے پال کا یہ رویہ پہلے کیوں نظر نہیں آیا۔ اس نے اس بارے میں پال سے بات کی تو اس نے رینا کو ٹال دیا۔

''یہ تمہارا وہم ہے۔''

''پال، تم نے مجھ سے ایک ہفتے سے بات نہیں کی ہے۔''

''کس وقت بات کروں؟'' پال نے سوال کیا۔ ''کیا تمہارے پاس کسی وقت فرصت ہوتی ہے؟''

''لیکن میں گھر کے کام کرتی ہوں۔'' اس نے احتجاج کیا۔

''میں نے کب کہا کہ تم گھر کے کام نہیں کرتیں۔'' پال کا لہجہ سرد ہو گیا تھا۔ ''تم گھر کے ہی کام کرتی ہو۔'' یہ کہہ کر پال کروٹ بدل کر سو گیا تھا اور وہ سوچتی رہ گئی کہ مسئلہ کیا ہے۔ اس گفتگو سے پہلے یہ بات دبی ہوئی تھی مگر اب یہ کھل کر سامنے آ گئی تھی۔ پال اسے نظر انداز کرنے لگا تھا۔ رینا سوچتی تھی کہ شاید اس کی خدمت گزاری میں کوئی کمی رہ گئی ہے۔ وہ خود پر جبر کر کے اپنے تمام فرائض خوش اسلوبی سے انجام دیتی تھی۔ صبح سے لے کر رات تک مصروف رہتی تھی۔ پال اس پر بھی خوش نہیں تھا، آخر وہ چاہتا کیا تھا؟

رینا جب اس مسئلے پر سوچتی، اسے غصہ آنے لگتا۔ ایک اتوار کو وہ بعض چیزوں کی خریداری کے لیے مارکیٹ گئی تھی تو وہاں اس کی ملاقات کیرن سے ہو گئی۔ اس کی شادی سے پہلے ہی کیرن ان کی کمپنی چھوڑ گئی تھی اور اب وہ کہیں اور جاب کر رہی تھی۔ وہ رینا کو دیکھ کر دنگ رہ گئی تھی۔

''تم کو کیا ہو گیا ہے؟''

''کیا ہوا ہے؟'' وہ تھکے انداز میں مسکرائی۔

کیرن نے اسے سپر اسٹور میں ایک طرف لگے آئینے کے سامنے کھڑا کر دیا۔ ''لو، خود دیکھ لو۔''

تب رینا نے آئینے میں ایک تھکی ہاری عورت کو دیکھا۔ اس کے بال روکھے ہو رہے تھے، آرام کی کمی سے اس کی آنکھوں کے گرد حلقے پڑ گئے تھے جبکہ اس کی جلد پھیکی اور بے جان ہو رہی تھی۔ اس کا جسم بے ڈول اور کسی قدر بھدا ہو گیا تھا۔ اس نے حیرت سے خود کو دیکھا اور سوال کیا۔ ''یہ میں ہوں؟''

''تم نے دیکھ لیا؟'' کیرن نے سوال کیا۔

''ہاں۔'' وہ مرجھائے انداز میں بولی۔

''یہ ہوتا ہے شادی کا نتیجہ۔'' کیرن نے اسے ملامت کی۔

''نہیں، پال تو بہت اچھا......''

''اچھا ہے۔'' کیرن کا لہجہ طنزیہ ہو گیا۔ ''میرا خیال ہے وہ دفتر سے آتے ہی ٹی وی کے سامنے بیٹھ جاتا ہوگا اور تم کچن میں گھس جاتی ہو گی۔''

''ہاں...... کچھ ایسا ہی ہے۔'' اس نے ہچکچا کر تسلیم کیا۔

''تم ملازمت کے ساتھ گھر کا سارا کام بھی کرتی ہو؟'' کیرن نے ناقابلِ یقین لہجے میں پوچھا۔

''سارا تو نہیں لیکن بہت سارا کام......''

''رینا!'' کیرن نے ترحم آمیز لہجے میں کہا۔ ''آج کل تمہارے جیسے احمق کم ہوتے ہیں۔''

''پھر میں کیا کروں؟''

''کام کرنے سے صاف انکار کر دو۔ تم نے اس سے

Scanned by CamScanner

شادی کی ہے، غلامی تو نہیں کی۔"

"ایسا نہیں ہے وہ مجھ سے بہت محبت کرتا ہے۔"

"واقعی!" کیرن نے طنز کیا۔ "سچ بتانا کیا وہ تم پر اب بھی ایسے ہی توجہ دیتا ہے جیسے شادی کے شروع دنوں میں دیتا تھا؟"

اس سوال کا رینا کے پاس کوئی جواب نہیں تھا وہ اس سے جھوٹ نہیں بول سکتی تھی۔ اس کی خاموشی سے کیرن نے تاڑ لیا۔ "رینا! پاگل لڑکی ابھی وقت ہے، سنبھل جاؤ۔ اس شادی کو برقرار رکھنا صرف تمہاری ذمے داری نہیں ہے اور دوسرے یہ کہ گھر اس کا ہے اس لیے گھر کے کاموں میں اسے بھی برابر کا حصہ لینا چاہیے، یہ صرف تمہارا کام نہیں ہے۔"

"اس نے مجھ سے کبھی نہیں کہا بلکہ وہ مجھے منع کرتا ہے۔"

کیرن نے اپنے سر پر ہاتھ مارا۔ "تم خود پاگل بن رہی ہو۔"

"میں نے جاب چھوڑنے کی کوشش کی تھی مگر مجھ سے رہا نہیں جاتا اکیلے گھر میں۔"

"تم جاب مت چھوڑنا اس طرح تو تم مکمل طور پر اس کے رحم وکرم پر آجاؤ گی۔"

"نہیں، میں جاب نہیں چھوڑ سکتی۔"

"کیا پال کی خواہش ہے کہ تم جاب چھوڑ دو؟"

"اس نے یہ معاملہ مجھ پر چھوڑ رکھا ہے، اسے میرے جاب کرنے یا نہ کرنے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔"

"یہی تو اس کی چالاکی ہے، وہ تم سے جاب چھڑوانا چاہتا ہے۔ اگر اسے تمہاری خدمت کی قدر ہوتی تو وہ تم سے ایسا سلوک نہ کرتا۔"

کیرن کی بات اس کے دل کو لگی تھی۔ واقعی وہ اس کے گھر کے لیے خود کو نظر انداز کر رہی تھی اور پال تھا کہ اسے فکر ہی نہیں تھی بلکہ اس کا رویہ اور بھی سرد ہو گیا تھا۔ اسے پہلی بار پال پر غصہ آنے لگا پھر کیرن نے بھی جلتی پر تیل کا کام کیا تھا اسے اچھی طرح بھڑکا کر بھیجا تھا۔ اس نے جا کر سامان کچن میں پٹخا اور خود بیڈ روم میں چلی گئی۔ چھٹی کا دن تھا اور پال حسبِ معمول ٹی وی کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔ رینا کا غصہ تیز ہو گیا، اس نے رات کا کھانا بھی نہیں بنایا۔ جب پال نے کھانے کا پوچھا تو اس نے تنتنا کر کہا۔

"میں ملازمہ نہیں ہوں تمہاری جو تمہارے کام کرتی پھروں اور تم کو بس اس سے مطلب ہو کہ کھانا اور کپڑے تیار ملیں۔"

اس کے انداز پر پال کسی قدر حیران ہوا تھا۔ وہ وہاں سے چلا گیا کچھ دیر بعد اس نے آکر کہا۔ "چلو، آج کھانا کہیں باہر کھاتے ہیں۔"

عورت کتنے ہی غصے میں کیوں نہ ہو مرد کی دو باتیں کبھی رد نہیں کرتی ایک شاپنگ پر چلنے کی اور دوسری کہیں باہر کھانے کی۔ رینا بھی جلدی سے تیار ہو گئی۔ واپسی پر اس نے پال سے معذرت کی کہ اس کا موڈ خراب تھا اس لیے وہ اس سے اس لہجے میں بات کر گئی۔ پال نے اس سے کہا۔ "میں نے تم سے پہلے بھی کہا ہے کہ تم خود پر اتنا بوجھ مت ڈالو، ضروری نہیں ہے کہ تم اتنا کام کرو۔ جاب کے ساتھ تم اتنا کام نہیں کر سکتیں۔"

"تم کیا چاہتے ہو، میں جاب چھوڑ دوں؟" اس کا لہجہ پھر تیز ہو گیا۔

"نہیں، یہ میں نے تمہاری مرضی پر چھوڑ رکھا ہے۔"

رینا نے کوشش کی کہ گھر کے کام ذرا کم کر دے مگر اسے عادت سی ہو گئی تھی۔ کچھ دن تو اس نے کچھ نہیں کیا مگر پھر اسے وحشت ہونے لگی اور اس نے کام کرنا شروع کر دیا۔ اس روز کے بعد سے پال کا رویہ بھی پہلے کی طرح ہو گیا تھا، وہ خود میں مگن رہا کرتا تھا اور اس سے بلا ضرورت بات نہیں کرتا تھا۔

رینا سب کام کرتے ہوئے اندر سے جلتی کڑھتی رہتی تھی۔ اس کا خیال تھا کہ اب پال کو اس کی پروا نہیں رہی ہے وہ خود بھی پہلے جیسا نہیں رہا تھا، اس نے خود پر توجہ دینا چھوڑ دی تھی۔ دفتر میں اور وہاں سے آنے کے بعد مستقل بیٹھے رہنے سے اس کا وزن بڑھ گیا تھا اور اس کی توند بھی دوبارہ نکل آئی تھی۔

رینا کے اندر بیزاری اور مایوسی بڑھتی جا رہی تھی اس نے جو سوچ کر شادی کی تھی ویسا نہیں ہوا تھا۔ پال وہ شخص نہیں تھا جس کی اسے تلاش تھی، وہ تو عام قسم کا مرد نکلا جسے بس اپنی پروا تھی۔ اسے ہر چیز تیار ملتی تھی اور وہ دفتر سے آنے کے بعد کام کرنے کے بجائے ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر ٹی وی دیکھنے بیٹھ جاتا تھا۔ اب اسے پال سے اور اس گھر سے چڑ ہونے لگی تھی۔ اسے لگتا تھا کہ کسی دن وہ غصے میں یہاں سے چلی جائے گی اور پھر کبھی اس گھر میں قدم نہیں رکھے گی۔

ایک دن اسے خیال آیا کہ وہ کچھ عرصے کے لیے ماں کے پاس چلی کیوں نہیں جاتی۔ اسے سال سے اوپر ہو گیا تھا کہ ماں کے پاس نہیں گئی تھی بس فون پر رابطہ رہتا تھا۔ اس نے ماں کے پاس جانے کا فیصلہ کیا تھا۔ اگلے روز اس نے ٹکٹ بک کرایا اور دو دن بعد وہ روانہ ہو گئی تھی۔ جب وہ ماں کے گھر پہنچی تو ماں بھی اسے دیکھ کر حیران رہ گئی تھی۔

"رینا، میری بچی! یہ تمہیں کیا ہوا ہے؟"

ماں کے محبت بھرے لہجے نے اسے پگھلا دیا اور وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی۔ ماں نے اسے گلے لگا کر پیار کیا۔ ''کیا ہوا میری جان، کیا پال سے لڑائی ہوئی ہے؟''

''نہیں ماما مگر وہ مجھ سے بات نہیں کرتا۔''

''اچھا...... وہ تو بہت اچھا لڑکا ہے۔'' ماں حیران ہوئی تھی۔

''اب وہ بالکل بھی اچھا نہیں ہے۔'' اس نے تلخی سے کہا اور ماں کو ساری بات بتائی۔ آخر میں اس نے کہا۔ ''آپ بتائیں، میں نے اس شخص کے لیے اتنا کیا ہے اور وہ مجھ سے سیدھے منہ بات تک نہیں کرتا۔''

اس کی بات سن کر ماں سوچ میں پڑ گئی تھی۔ ریتا متوقع نظروں سے اس کی طرف دیکھ رہی تھی، اس کا خیال تھا کہ ماں پال کے خلاف بولے گی یا اس سے الگ ہونے کا مشورہ دے گی مگر ماں نے غیر متوقع طور پر کہا۔

''میرا خیال ہے پال ٹھیک ہے، غلطی تم کر رہی ہو۔''

وہ ششدر رہ گئی۔ ''ماما میں غلطی کر رہی ہوں وہ کیسے؟''

''دیکھو جب مرد اور عورت شادی کے بندھن میں بندھتے ہیں تو ان دونوں کی کچھ توقعات ہوتی ہیں۔ جیسے عورت ایک گھر بسانا چاہتی ہے اسی طرح مرد بھی گھر بسانا چاہتا ہے۔''

''پال کے انداز سے تو ایسا بالکل نہیں لگتا اسے تو بس ایک ملازمہ کی ضرورت تھی جو میری صورت میں مل گئی ہے۔''

''اسے ملازمہ کی نہیں، گھر چلانے والی بیوی کی ضرورت تھی اور تم اس کا گھر تو چلا رہی ہو مگر اس پر توجہ نہیں دے رہیں۔''

''ماما۔'' اس نے احتجاج کیا۔ ''آپ الٹی بات کر رہی ہیں میں اس پر توجہ نہیں دے رہی یا وہ مجھ پر دھیان نہیں دے رہا ہے۔''

''عورت مرد کا اس طرح خیال رکھتی ہے کہ وہ خود پر توجہ دیتی ہے۔'' ماں نے اسے سمجھایا۔ ''تم نے دیکھو اپنا حال کیا کر لیا ہے۔''

''یہ بھی تو میں نے اس کے لیے کیا ہے۔'' اس نے کہا۔

''اسے اس کی ضرورت نہیں ہے، اسے تمہاری توجہ کی ضرورت ہے۔''

''میں کس طرح توجہ دوں؟''

''تم خود پر توجہ دو۔ پال ان مردوں میں سے ہے جن کو عورت بنی سنوری اچھی لگتی ہے، وہ ان سے نوکری نہیں کروانا چاہتے۔ وہ چاہتے ہیں کہ ان کی بیوی گھر اور خود پر توجہ دے۔''

''جاب چھوڑ کر میں اس کے زیر دست آ جاؤں گی۔''

ریتا نے دبے الفاظ میں کہا۔

''ایسا مت سوچو کیونکہ وہ خود بھی ایسا نہیں سوچتا ہو گا۔'' ماں نے رسانیت سے کہا۔ ''میرا مشورہ ہے تم خود پر توجہ دو۔''

ریتا نے سوچا واقعی جب اس نے خود میں تبدیلی کی تھی تو پال اس کی طرف متوجہ ہوا تھا اور جب شادی کے بعد اس نے خود پر توجہ دینا چھوڑ دی تو پال نے بھی اس پر توجہ دینا بند کر دی تھی۔ ریتا ایک ہفتے کے لیے آئی تھی۔ اس نے ماں کے مشورے پر عمل کرتے ہوئے خود پر توجہ دینا شروع، کی اس نے سوئمنگ شروع کی اور ایک بیوٹی پارلر میں جا کر اپنا حلیہ درست کیا۔ ایک ہفتے میں اس کی کایا تو نہیں پلٹی تھی مگر وہ پہلے کی نسبت بہت بہتر ہو گئی تھی۔ جب وہ آنے لگی تو ماں نے اس سے کہا۔

''ریتا! جاب چھوڑ دو۔''

''ماما، میں گھر پر بور ہو جاتی ہوں۔'' اس نے اپنے سابقہ تجربے کو یاد کر کے کہا۔

''تم صرف گھر میں الجھی رہتی ہو گی۔ اگر خود پر توجہ دو گی، سوئمنگ کرو گی، جم جاؤ گی بیوٹی پارلر جاؤ گی تو بوریت نہیں ہو گی۔''

''میں سوچوں گی۔'' اس نے بے دلی سے کہا۔ اسے ملازمت چھوڑنا بہت مشکل لگ رہا تھا۔ وہ واپس آئی تو پال اسے دیکھ کر کچھ حیران اور خوش ہوا تھا۔ خاص طور سے اس کے بدلے حلیے سے خوش تھا اس کی پرانی گرمجوشی لوٹ آئی تھی۔ ریتا نے زیادہ چھٹیاں لی تھیں اس لیے کچھ دن آرام کے بعد اس نے پھر سے دفتر جانا شروع کر دیا تھا۔ پہلے والی مصروفیات پھر سے شروع ہوئیں تو اسے اتنا وقت نہیں ملا کہ خود پر توجہ جاری رکھ سکے۔ وہ پھر سے روکھی اور بے رونق ہوتی چلی گئی اور اس کے ساتھ ہی پال کی توجہ بھی ختم ہوتی گئی وہ پہلے کی طرح اپنے خول میں سمٹ گیا تھا۔ ریتا محسوس کر رہی تھی اور اسے ماں کی بات بھی یاد آ رہی تھی مگر وہ کچھ کر نہیں سکتی تھی، ملازمت چھوڑنے کے خیال سے اسے کچھ ہونے لگتا تھا، اس کا دم گھٹنا شروع ہو جاتا تھا۔ ساتھ ہی وہ محسوس کر رہی تھی اس طرح یہ گاڑی زیادہ دن نہیں چل سکے گی کیونکہ پال کا رویہ بہت زیادہ روکھا ہو چکا تھا اور وہ اس سے ضرورت کی

بات بھی کم کرتا تھا۔ اس نے سرد آہ بھر کر سوچا۔
''کیا اس شادی کا اختتام آگیا ہے؟''
یوں اجنبی بن کر وہ کب تک ایک ساتھ رہ سکتے تھے۔
پال کا انداز ایسا تھا کہ وہ اس سے الگ ہونے کی بات کرے گی تو وہ بہ خوشی راضی ہو جائے گا۔ مگر وہ اس سے الگ ہونا نہیں چاہتی تھی۔ شاید وہ اس سے محبت کرنے لگی تھی۔ ہر گزرتے دن اس کی الجھن بڑھتی جارہی تھی۔ اس کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ کیا کرے۔ وقت بہت بے کلی میں گزر رہا تھا۔ وہ مشینی انداز میں دن گزارتے تھے اور رات کو اجنبیوں کی طرح ایک بستر پر سو جاتے تھے۔

ایک دن دفتر سے آتے ہوئے پال نے گاڑی غیر متوقع طور پر ایک ساحل کی طرف موڑ دی۔ سردیوں کے آغاز میں وہاں شام کو رش نہ ہونے کے برابر رہ جاتا تھا۔ رینا نے نہیں پوچھا، وہ خاموش رہی تھی۔ کار ساحل کے ساتھ روک کر پال نے اسے دیکھا۔ ''مجھے تم سے کچھ کہنا ہے۔''

''ایسی کون سی بات ہے جو ہم گھر میں نہیں کر سکتے؟''

''بعض باتیں گھر سے باہر ہی اچھی ہوتی ہیں۔''

''کہو، میں سن رہی ہوں۔'' اس نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

''رینا اس طرح ہماری زندگی کب تک چلے گی؟''

''اس کا جواب مجھ اکیلے کے پاس نہیں ہے۔'' اس نے جواب دیا۔

''دیکھو، میں نے تم سے شادی کی تھی کہ میرا گھر بسے، جب میں شام کو تھکا ہوا آؤں تو کوئی تازہ دم چہرے کے ساتھ میرا منتظر ہو۔''

''تمہاری سوچ قدامت پرست مردوں کی سی ہے۔''

''عورت بھی قدامت پرست ہوتی ہے۔'' اس نے جواب دیا۔ ''تم نے کیوں شادی کی تھی؟''

رینا نے خود کو لاجواب محسوس کیا پھر اس نے پوچھا۔ ''کیا تم چاہتے ہو کہ میں ملازمت چھوڑ دوں؟''

''میں نے نہ تو ایسا چاہا اور نہ تم سے کہا۔ میری صرف یہ خواہش ہے کہ میری بیوی میری بیوی نظر آئے، بیوہ نہیں۔''

وہ بے ساختہ ہنس دی تھی۔ ''کیا میں تمہاری بیوہ نظر آتی ہوں۔''

''ہاں۔'' وہ صاف گوئی سے بولا۔ ''جب میں تم کو دیکھتا ہوں تو مجھے یہی خیال آتا ہے۔''

''تم یہ نہیں سوچتے کہ میں دفتر میں کام کرنے کے بعد گھر میں بھی آکر کام کرتی ہوں۔ مجھے اپنے آپ پر توجہ دینے کا وقت ہی کہاں ملتا ہے۔''

''میں نے نہ تم کو جاب کے لیے مجبور کیا ہے اور نہ گھر کا کام کرنے کے لیے۔ میں تم سے جو چاہتا ہوں، وہ تمہیں بتا چکا ہوں آگے تمہاری مرضی۔''

رینا نے اسے تعجب سے دیکھا۔ وہ اس سے بس اتنا ہی چاہتا تھا، اس نے سوچا۔ ''میرا شوہر مجھ سے بہت کم مانگ رہا ہے اور میں اسے یہ بھی نہیں دے رہی ہوں۔'' اس نے پال سے پوچھا۔

''اگر میں جاب نہ کروں تو میرا تمام خرچ تم اٹھاؤ گے؟''

''کیوں نہیں، یہ تو میری ذمے داری ہے۔''

''اور اگر میں گھر کا بھی کوئی کام نہ کروں تب بھی تم کو اعتراض نہیں ہوگا؟''

''نہیں۔'' اس بار پال نے کسی قدر ہچکچا کر کہا، پھر جلدی سے بولا۔ ''نہیں میں نے جھوٹ بولا ہے۔ مجھے اعتراض ہوگا کیونکہ میں چاہوں گا کہ تم میرے کام خود کرو، میرے لیے کھانا بناؤ، میرے کپڑے پریس کر کے دو جیسے میری ماں میرے باپ کے کیا کرتی تھی۔''

رینا چپ ہوگئی وہ کچھ دیر سمندر کی طرف دیکھتی رہی تھی پھر اس نے پال سے کہا۔ ''میرا خیال ہے گھر چلو، ہمیں دیر ہو رہی ہے۔''

''چلو۔'' پال نے کہا اور وہ گھر کی طرف روانہ ہوگئے۔

پال کے انداز میں مایوسی تھی جیسے وہ رینا کو اپنی بات سمجھانے میں ناکام رہا ہو۔

اگلے روز جب وہ دفتر جانے کے لیے نکلے تو رینا نے اس سے کہا۔ ''میں استعفیٰ دے رہی ہوں۔''

''سچ مچ!'' پال خوش ہو گیا تھا پھر اسے خیال آیا۔ ''کہیں تم کل والی گفتگو کے بعد دباؤ کے تحت تو استعفیٰ نہیں دے رہی ہو؟''

''نہیں، میں اپنی مرضی سے اور خوب سوچ سمجھ کر استعفیٰ دے رہی ہوں۔ اب مجھے ہاؤس وائف بننا ہے اور تم پر توجہ دینی ہے۔''

''مجھ پر نہیں، خود پر۔'' پال نے تصحیح کی۔

''ایک ہی بات ہے۔'' رینا نے دل میں سوچا۔ ''ماما ٹھیک کہہ رہی تھیں، مرد پر توجہ کا مطلب ہے عورت خود پر توجہ دے۔''

اس نے اپنا سر پال کے شانے سے ٹیک دیا تھا۔